سوال

(252) دس اور گیارہ ذی الحجہ کو رمی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک عالم دین نے فرمایا کہ اگر کوئی دس اور گیارہ ذوالحجہ کو کنکریاں مار کر واپس آجاتا ہے تو قرآن کریم نے اس کی اجازت دی ہے انہوں نے اس سلسلہ میں درج ذیل آیت کا حوالہ دیا ہے :

فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ... سورۃ البقرۃ ٢٠٣

''پھر جس نے دو دنوں میں جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔''

کیا حجاج کرام کو ایسا کرنا جائز ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محترم عالم دین کا یہ مفہوم بیان کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ قبل ازیں آیت کا آغاز بایں الفاظ ہے :

وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودَٰتٍ ۚ [1]

''گنتی کے دنوں میں اللہ کو یاد کرو۔''

اس آیت کریمہ میں گنتی کے دنوں سے مراد ایام تشریق ہیں، جن میں پہلا دن گیارہویں اور آخری دن تیرہویں تاریخ ہے، دوران حج منیٰ میں تین راتیں گزارنا اور جمرات کو کنکریاں مارنا افضل عمل ہے، لیکن اگر کوئی منیٰ میں دو دن گیارہویں اور بارہویں رات منیٰ میں گزارے اور زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مار کر واپس چلا آئے تو اس کی اجازت ہے، آیت کا معنی یہ ہے کہ وہ ایام تشریق کے دو دنوں میں جلدی کر لے اور دوسرا دن بارہویں تاریخ کا دن ہے، اس دن اگر زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مار کر واپس آجائے تو اس کے لیے جائز ہے، جو شخص گیارہویں تاریخ کو کنکریاں مار کر واپس آجاتا ہے اور بارہویں رات منیٰ میں نہیں گزارتا اس نے دو واجبات کو ترک کیا ہے۔

بارہویں رات منیٰ میں بسر کرنا۔ بارہویں دن زوال آفتاب کے بعد رمی جمار کرنا۔

جوانسان ایسا کرتا ہے اسے ہر واجب کے ترک کرنے پر مکہ مکرمہ میں جانور ذبح کرنا اور وہاں کے فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہے، اگر کوئی اپنے وطن واپس آگیا ہے، تو وہاں کسی کو اپنا وکیل مقرر کرے جو اس کام کو سر انجام دے، اس آیت کریمہ کا یہ مفہوم قطعاً نہیں ہے کہ وہ گیارہویں دن کنکریاں مار کر منیٰ سے نکل جائے تو اس کے لیے اجازت ہے یعنی وہ دو دنوں سے مراد عید کا دن اور گیارہویں تاریخ کا دن مراد لیتا ہے، بہر حال حاجی کو چاہیے کہ اگر وہ جلدی واپس آنا چاہتا ہے تو گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مار کر واپس مکہ جائے لیکن اگر تیرہویں رات کا منیٰ میں قیام کرنا ہے اور اگلے دن زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مار کر واپس آنا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے ثواب و اجر میں اضافے کا باعث ہے۔ ان شاء اللہ۔

---

[1] ۲/البقرۃ: ۲۰۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد:3، صفحہ نمبر:228

محدث فتویٰ